شکر واحسان

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بار گاہ میں ادب واحترام سے دُرُود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

دوسروں کے ساتھ احسان و بھلائی کی فضیلت

عزیزانِ محترم! احسان کا لُغوی معنیٰ نیکی، اچھا سُلوک، بھلائی ومہربانی کرنا ہے، احسان عمل کی اُس عمدہ وخوبصورت حالت کا نام ہے، جس میں انسان کا ظاہر وباطن حُسن وجمال سے مزیّن ہو جاتا ہے، قرآنِ مجید میں اکثر مقامات پر لفظ "اِحسان" کے ساتھ انسان کی ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی کی اَہمیت اور فضیلت کا بیان کیا گیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْاؕ

وَاللهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾(۱) "نیکیاں کریں پھر ڈریں اور ایمان رکھیں، پھر ڈریں اور نیکی وبھلائی کے کام کرتے رہیں، اور اللہ تعالی نیک لوگوں کو پسند فرماتا ہے"۔

لوگوں کے ساتھ احسان وبھلائی بہت ہی پیاری عادت ہے، رب تعالیٰ کی بارگاہ میں اس نیکی کا رُتبہ بہت بلند وبالا ہے، اس عادت کی برکت سے آپس میں محبت واُلفت اور ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، خالقِ کائنات جَلّ جلالہ ارشاد فرماتا ہے: ﴿إِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبىٰ﴾(۲) "اللہ تعالی انصاف، نیکی اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم فرماتا ہے"۔

انصاف یہ ہے کہ انسان اپنا حق لے لے، اور دوسرے کا حق ادا کردے، جبکہ احسان یہ ہے کہ انصاف سے زیادہ بھلائی کرے، یعنی اپنے حق سے کم لے، اور دیتے وقت زیادہ دے، اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو اُن کے عمل کے مطابق بدلہ عطا فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ اَیسے لوگوں پر اپنے فضل وکرم سے انصاف کے بجائے اِحسان فرمائے گا، ارشاد فرمایا: ﴿هَلْ جَزَآءُ الْإِحْسَانِ إِلاَّ الْإِحْسَانُ﴾(۳) "نیکی کا بدلہ نیکی ہی ہے"۔

---

(۱) پ۷، المائدۃ: ۹۳.

(۲) پ۱٤، النحل: ۹۰.

(۳) پ۲۷، الرحمن: ٦۰.

جو لوگوں کا شکر گزار نہیں وہ اللہ تعالی کا بھی ناشکرا ہے

میرے بزرگو ودوستو! شکر گزاری، ناشکری کی ضد ہے، اس کا معنی اظہارِ احسان مندی ہے، اصطلاحِ شریعت میں پوشیدہ وظاہری طَور پر مُحسن کے احسان و مُنعِم کی نعمت کا اعتراف کرنا شکر کہلاتا ہے، شکر گزاری انتہائی عمدہ اَخلاق میں سے ہے، بندۂ مؤمن کو چاہیے کہ وہ زبان، دل اور دیگر اعضاء سے مُنعِم حقیقی پروَردگارِ عالَم کو یاد کرتا رہے، اللہ تعالیٰ کے شکر کے ساتھ ساتھ انسان پر لازم ہے کہ سفر وحضر میں بھی ملکی وقومی، حقوق وتحفّظات، کام کاج، خورد ونوش، رہن سہن، تعلیم وتربیّت، علمی وعملی، داخلی وخارجی، دینی ودنیوی خدمات سَرانجام دینے والے اداروں، اور اپنے ہر ہر مُحسن کا بھی شکر گزار رہے۔

مصطفیٰ جانِ رَحمت ﷺ نے فرمایا: «مَنْ لاَ يَشْكُرِ النَّاسَ لاَ يَشْكُرِ اللهَ»[1] "جو لوگوں کا شکر گزار نہیں وہ اللہ تعالی کا بھی ناشکرا ہے"؛ کیونکہ مُنعِم حقیقی تو اللہ تعالیٰ ہے، اور لوگ اللہ تعالی کی نعمتیں ہم تک پہنچانے کا وسیلہ ہیں، تو مخلوق کا شکر گویا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے، لوگوں کا شکریہ ادا کرنا اسلامی اَحکام کی بجاآوری کے ساتھ ساتھ باہمی محبت کا بھی سبب ہے، لیکن شکر کرنے والے لوگ بہت ہی کم ہیں، اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿قَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ﴾[2] "میرے بندوں

---

(١) "جامع الترمذي" أبوابُ البِرّ والصِّلة، ر: ١٩٥٤، صـ٤٥٤.

(٢) پ٢٢، سبأ: ١٣.

میں بہت کم شکر والے ہیں"۔ لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ اپنے مُنعِمِ حقیقی اللہ تعالیٰ اور دیگر محسنین کا بھی شکر ادا کرتے رہیں۔

قرآنِ کریم اچھے لوگوں کی فضیلت بیان کرتا ہے

حضراتِ محترم! جو اہلِ ایمان اچھے کام سرانجام دیتے ہیں، وہ اللہ ورسول کے محبوب ہوتے ہیں، لوگ بھی ان سے محبت کرنے لگتے ہیں، سب کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا اللہ تعالی کی محبت کے حصول کا ایک اہم ذریعہ ہے، خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ نیکی وبھلائی کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَأَحْسِنُوْا إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾[1] "نیکی وبھلائی کرو! یقیناً بھلائی کرنے والے اللہ تعالی کے محبوب ہیں"۔

اچھے لوگوں اور ان کے اَجر وثواب کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿فَاٰتَاهُمُ اللهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ وَاللهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾[2] "اللہ تعالی نے انہیں دنیا کا اِنعام دیا، اور آخرت کے ثواب کی خوبی عطا فرمائی، اور نیکی والے اللہ تعالی کو پیارے ہیں"۔ ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿إِنَّ اللهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ﴾[3] "اللہ تعالی اُن کے ساتھ ہے جو اُس سے ڈرتے اور نیک کام کرتے ہیں"۔

---

(۱) پ۲، البقرة: ۱۹۵.

(۲) پ٤، آل عمران: ۱٤۸.

(۳) پ۱٤، النحل: ۱۲۸.

نیز ایک جگہ ارشاد فرمایا: ﴿وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾[1] "جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی، ضرور ہم انہیں اپنی راہیں دکھا دیں گے، اور اللہ تعالی نیک لوگوں کے ساتھ ہے"۔ نیک لوگوں پر اِنعام واِکرام کی کتنی بارش ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ﴾[2] "عنقریب نیک لوگوں کو ہم اَور زیادہ دیں گے"، اس زائد نوازش کی مقدار کوئی مقرّر نہیں کرسکتا، جس کو جتنا چاہے نواز دے۔

نبئ کریم ﷺ اپنوں اور غیروں کا اچھا تذکرہ فرماتے

برادرانِ اسلام! نبئ کریم ﷺ اپنے تو اپنے غیر مسلموں سے بھی بھلائی ووفا شعاری کا برتاؤ فرماتے، جیساکہ مُطعِم بن عَدِی کے فضل کو ذِکر فرمایا جو ایک مشرک تھا، اُس نے قریش کی طرف سے اَذیّت پر رسول اللہ ﷺ کو پناہ دی تھی، پھر جب جنگِ بدر کے قیدی لائے گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: «لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا، ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هَؤُلاَءِ النَّتْنَى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ»[3] "اگر آج مُطعِم بن عَدِی زندہ ہوتا، اور مجھ سے اِن کفّار کی رہائی کے لیے سفارش کرتا، تو میں اُس کی سفارش پر اِن سب قیدیوں کو چھوڑ دیتا"۔ یعنی جو کچھ اُس نے آپ ﷺ کے ساتھ

---

(١) پ٢١، العنكبوت: ٦٩.

(٢) پ١، البقرة: ٥٨.

(٣) "صحيح البخاري" كتاب فرض الخمس، ر: ٣١٣٩، صـ٥٢١.

بھلائی کی تھی اُس کا بدلہ ہوجاتا، تو معلوم ہوا کہ ہر ایک سے اچھے اَخلاق سے پیش آنا چاہیے، اور جب کسی کا ذِکر کریں تو اچھے الفاظ میں کرنے کی کوشش کریں۔

بھلائی کی پہچان وفاشعاری ومحبت سے

حضراتِ گرامی قدر! وفاشعاری وباہمی اُلفت مؤمن کی بہت ہی عمدہ صفت وعادت ہے، یہ لفظ عربی فارسی اور اُردو تینوں زبانوں میں استعمال ہوتا ہے، اس کا معنیٰ تعمیل وتکمیل کرنا، خیر خواہی کرنا، ساتھ دینا، وابستگی وعقیدتمندی کا اظہار کرنا ہے، وعدے کی تکمیل بھی وفاشعاری ہے، اور یہ چیز جان ومال میں برکت وحفاظت، کونَین کی سعادت، ہلاکت وبربادی سے نَجات، غضبِ الٰہی سے دُوری، اور قیامت کی ہولناکیوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا أَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ﴾[1] "اے ایمان والو! اپنے مُعاہَدے پورے کرو"۔

اللہ ورسول کے اَحکام پر عمل، بزرگوں، بیوی، بچوں، خاندان وقَرابتداروں، اور ایک دوسرے سے کیے ہوئے جائز وعدے پورے کرو، حضرت سیّدنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «لاَ دِينَ لِمَنْ لاَ عَهْدَ لَهُ»[2] "جسے وعدہ وعہد کا پاس ولحاظ نہیں، اُس کا کوئی دِین نہیں"۔ لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کو وفاشعاری ومحبت کا برتاؤ کرنا ہے۔

---

(١) پ٦، المائدة: ١.

(٢) "مسند الإمام أحمد" مسند أنس بن مالك، ر: ١٢٣٨٦، ٤/ ٢٧١.

لوگوں سے بھلائی کے بعد اِحسان مت جتلاؤ

محترم بھائیو! اگر صدقہ وخیرات وغیرہ ظاہر کرکے دینے سے فقیر کی عزّتِ نفس مجروح ہوتی ہو، تو اُسے چُھپا کر دینا چاہیے، اَیسی صورت میں صدقہ ظاہر کرنا اَذیّت دینے کی مترادف ہے، اعلانیہ صدقہ اگر رِیاکاری کے لیے ہو تو بُرا ہے، اگر لوگوں کو ترغیب دینے کے لیے ہو تو اچھا ہے۔ منافقین دِکھلاوے کے لیے صدقہ وخیرات کرتے ہیں، پھر طعنہ زَنی واحسان جتلا کر سارا اجر وثواب ضائع کر دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے نیکی کے بعد احسان جتلانے سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لاَ تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلاَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ط لاَ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ط وَاللّٰهُ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ﴾(۱) "اے ایمان والو! احسان جتلا کر اور اِیذاء دے کر اپنے صدقات باطل مت کر ڈالو، اُس کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرے، اور اللہ تعالی اور قیامت پر ایمان نہ لائے، تو اُس کی مثال اَیسی ہے جیسے ایک چٹان جس پر مٹی ہو، اب اُس پر زوردار پانی پڑا جس نے اُسے بالکل صاف پتھر کر دیا، اپنی کمائی سے کسی چیز پر قابو نہ پائیں گے، اور اللہ تعالی کافروں کو راہ نہیں دیتا"۔

---

(۱) پ۳، البقرة: ٢٦٤.

جو بندۂ مؤمن اللہ ورسول کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے احسان نہیں جتلاتا، اللہ تعالیٰ اسے اِنعام واِکرام سے نوازتا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ لاَ يُتْبِعُونَ مَا أَنفَقُواُ مَنّاً وَّلاَ أَذًى لَّهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ﴾[1] "وہ جو اپنے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر دینے کے بعد نہ احسان جتلائیں، نہ تکلیف دیں، اُن کا اِنعام اُن کے رب تعالیٰ کے پاس ہے، اور انہیں نہ کچھ خوف ہو، نہ کچھ غم"۔

یعنی دوسروں کے سامنے اپنی نیکی واحسان کا ذکر کر کے ضرورتمند کو رُسوا نہیں کرتے، اَیسے شخص کے لیے دنیا وآخرت میں اللہ تعالیٰ کی رِضا لکھ دی جاتی ہے، لہٰذا جب کبھی کسی کے ساتھ احسان کا موقع ملے تو پھر اُسے ہرگز جتلانا نہیں چاہیے۔

جب کوئی بھلائی کرو تو لوگوں سے اس کی جزاء طلب مت کرو

عزیز دوستو! جب کسی کے ساتھ کوئی نیکی و بھلائی کریں، تو اُس سے جزاء کی امید نہ رکھیں، کہ میں نے اُس کے ساتھ بھلائی کی ہے، تو وہ مجھے اُس کی جزاء دے، یعنی میرا احسان مانے یا میری تعظیم کرے وغیرہ وغیرہ، بلکہ فقیر پر احسان بالکل نہ جتلائے؛ کیونکہ خیرات تو اللہ تعالیٰ کی رِضا وکامیابی کے حصول کے لیے دی ہے، اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں سے فرمایا: ﴿وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾[2]

---

(۱) پ۳، البقرة: ۲٦۳.

(۲) پ۱۷، الحج: ۷۷.

"بھلائی کرو! اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ"۔ یعنی اچھے اَخلاق، نیکی و بھلائی اور دُرست مُعاملات رکھو، لہٰذا نیکی کر کے جزاء کی طلب نہیں ہونی چاہیے۔

اے اللہ! ہمیں خیر خواہی واحسان، حقوق کی ادائیگی، مسلمانوں کی عزّت وآبرو، اور اپنی اور دوسرے کی جان ومال کی حفاظت کرنے کی توفیق وجذبہ نصیب فرما، ناشکری، دوسروں کو رُسوا کرنے، احسان جتلانے، ظلم وزیادتی، گمراہی وبے راہ رَوی سے محفوظ ومامون فرما کر پاکیزہ وسعادتمند زندگی عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت، اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اور اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.